حضرت عمر فاروقؓ کی عدالت

امام ابوالفرج ابن جوزیؒ

ترجمہ : شاہ حسن عطا

محمد بن عمر نے اسامہ بن زید بن اسلم سے، انہوں نے اپنے والد اور ان کے والد نے اپنے والد سے یہ روایت کی ہے :

"ایک دن میں نے عمرو بن العاص کو عمرؓ کا ذکر کرتے سنا تو جیسے بات کرتے ان کا دل بھر آیا۔ اور فرمایا :
" میں نے رسول اللہ اور ابوبکرؓ کے بعد عمرؓ سے زیادہ کسی کو اللہ سے ڈرتے نہیں دیکھا۔ حق کے معاملہ میں نہ وہ باپ کی پرواہ کرتے نہ بیٹے کی۔ اس کے بعد عمرو نے بیان کیا :

"جیسے ابھی کل کی بات ہو، میں مصر میں اپنی قیام گاہ میں بیٹھا ہوا تھا کسی نے آکر اطلاع دی کہ عمرؓ کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن بسلسلۂ جہاد آئے ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا : " یہ دونوں کہاں ٹھہرے ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ شہر کے بالکل سرے پر ٹھہرے ہیں۔ اس سے پہلے مجھے امیرالمومنین نے لکھ بھیجا تھا۔ کہ اگر میں ان کے اہل خاندان میں کسی کے ساتھ کوئی ترجیحی سلوک کروں گا کہ تو وہ مجھے اس پر قرار واقعی تنبیہہ کریں گے۔ چنانچہ ان دونوں کے والد کے خوف سے نہ تو میں انہیں تحائف دے سکتا تھا۔ اور نہ ان سے ملنے جا سکتا تھا۔ ابھی یہ ہو ہی رہا تھا کہ کسی نے کہا :

عبدالرحمٰن بن عمر اور ابوسروعہ دم در منتظر ملاقات ہیں۔ میں نے کہا :

کہہ دو اندر آجائیں۔ یہ دونوں آئے تو مگر بھیس بدلے ہوئے آئے اور کہا : ہم پر حد قائم کیجئے، کل شب ہم نے نشہ آور چیز پی تھی۔ اس پر میں نے انہیں سخت سست کہا اور جھڑک دیا۔

عبدالرحمٰن نے کہا :

"اگر آپ نے ہم پر حد نہ قائم کی تو میں والد کو اطلاع دے دوں گا"۔ چنانچہ اب میری قطعی رائے یہ ہوئی کہ حد قائم ہونی چاہیئے ورنہ امیرالمومنین مجھ پر غضبناک ہو جائیں گے اور مجھے معزول کر دیں گے۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ عبداللہ بن عمرؓ بھی آگئے۔ میں انہیں دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے چاہا کہ ان کو مجلس میں ممتاز جگہ دوں۔

عبداللہ نے انکار کیا اور کہا :

"میرے والد کا حکم ہے کہ میں بغیر کسی بے حد اہم اور ناگزیر صورت کے آپ سے نہ ملوں۔ اور موجودہ صورت حالات اسی نوعیت کی ہے۔ میرا بھائی سب کے سامنے سر منڈوانے پر کسی صورت راضی نہ ہوگا۔ رہا ضرب کا معاملہ سو اس میں آپ کو اختیار ہے۔"

میں نے عبدالرحمن اور ابوسروعہ کو قصر امارت کے صحن میں نکالا اور حد شرعی قائم کرتے ہوئے انہیں کوڑے رسید کئے۔ چونکہ حد قائم کرنے کے ساتھ ساتھ شرعی مجرموں کے سر بھی منڈوائے جاتے تھے۔ اس لئے ان کے اور عبدالرحمن دونوں کے برملا حلق راس سے انکار پر دونوں کی رعایت یوں کی گئی کہ عبداللہ اپنے بھائی عبدالرحمن اور ابوسروعہ کو لیکر محل کے ایک کمرے میں داخل ہوئے اور یکے بعد دیگرے دونوں کا سر مونڈا۔ میں امیرالمومنین کو اطلاع دینے ہی والا تھا کہ ان کا نامہ گرامی صادر ہوا جو یہ تھا :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے عمرؓ امیرالمومنین کی جانب سے، عاصی ابن عاصی کے نام، ابن عاصی مجھے تمہاری جرأت وجسارت اور تمہاری بدعہدی پر حیرت ہوئی، میں نے تمہارے تقرر کے معاملہ میں اصحاب بدر تک کے مشورہ کو قبول نہیں کیا اور جب تم نے مجھے قول دے دیا کہ تم اپنے تمام وعدے پورے کروگے اور میرے احکامات کے نفاذ میں کوشش کروگے تو میں نے تمہیں امارت کے لئے چن لیا۔ اب مجھے محسوس ہوا کہ تم نے بدعہدی کی ہے۔ اب میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ تم کو معزول کردوں۔ تم نے میرے لڑکے عبدالرحمن کو برملا سزا دینے سے احتراز کیا۔ تمہیں معلوم تھا کہ یہ میرے احکامات کی صریح خلاف ورزی ہے۔ عبدالرحمن کی حیثیت بھی کسی دوسرے شہری کی حیثیت تھی اور ان کے ساتھ بھی وہی سلوک ہونا چاہئے تھا جو کسی دوسرے کے ساتھ ہوسکتا ہے۔ مگر تم نے تو یہ سوچا کہ عبدالرحمن امیرالمومنین کے بیٹے ہیں۔ میرا مسلک یہ ہے کہ خدائی احکام کے نفاذ میں کسی کی ردو رعایت نہیں ہونی چاہئے۔ میرا یہ نامہ پہنچے تو عبدالرحمن کو ایک اونٹ کی ننگی پشت پر سوار کر کے بھجوادو۔ تاکہ اسے اسکی کارگزاری کا مزا چکھایا جاسکے۔"

میں نے عبدالرحمن کو روانہ کردیا اور ابن عمر کو ان کے والد کا خط پڑھوادیا۔ اس کے بعد میں نے امیرالمومنین کو معذرت کا ایک خط لکھا اور اس میں میں نے لکھا :

"اسکی قسم، جسکی قسم سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں ہوسکتی، مسلمان یا غیر مسلم، حد میں قصر امارت کے صحن ہی میں قائم کرتا ہوں۔"

اپنا یہ خط میں نے عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے کردیا۔

خلاصۂ کلام، جب عبدالرحمٰن اپنے والد کے پاس پہنچے تو حالت یہ تھی کہ وہ ایک لبادہ اوڑھے ہوئے تھے اور نقاہت کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے اونٹ سے اتر بھی نہ سکتے تھے۔ چھوٹتے ہی امیرالمومنین نے کہا:

"عبدالرحمٰن یہ تم نے کیا کیا؟" اور بس انہیں درّے رسید کرنے شروع کر دئیے۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا بھی: "امیرالمومنین! ایک بار تو اس لڑکے پر حد قائم ہی ہو چکی ہے۔" عمرؓ ذرا متوجہ نہ ہوتے اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو جھڑک دیا۔ اب عبدالرحمٰن بن عمرؓ چیخنے لگے اور کہا: "میں بیمار ہوں اور آپ مجھے مارے ڈال رہے ہیں۔" لیکن عمر بیٹے کو مارتے رہے اور انہیں قید کر دیا۔ اور وہ مزید بیمار ہوئے اور مر گئے۔

زہری نے سالم بن عبداللہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہوئے اس واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"عہد فاروقی کا عہد تھا اور ہم مصر میں تھے۔ وہاں عبدالرحمٰن بن عمرؓ اور ابوسروعہ عقبہ بن الحارث نے کوئی ایسی چیز پی جو نشہ آور ثابت ہوئی۔ جب یہ بحال ہوئے تو مصر کے والی عمرو بن العاصؓ کے پاس گئے اور کہا: "ہم نے نشہ آور چیز پی لی ہے ہمیں پاک کر دیجئے۔"

یہ سب کچھ ہوتا رہا اور مجھے اس کا احساس تک بھی نہ ہوا کہ یہ لوگ امیرالمومنین کے پاس پہنچ گئے۔ جب میرے بھائی نے مجھ سے اس کا ذکر کیا تو میں نے کہا: "تم اندر آجاؤ، میں تمہاری شرعی سزا تم کو دے دوں اور تم کو پاک کر دوں۔"

عبدالرحمٰن نے مجھ کو بتایا کہ انہوں نے تو امیر سے ذکر کر دیا ہے۔ میں نے کہا: "چلو میں خود تمہارا سر مونڈ دوں ورنہ برسرِ عام تمہیں یہ برداشت کرنا پڑے گا۔"

ان دنوں حد قائم کرنے کے ساتھ ساتھ شرعی خطا کار کا سر بھی مونڈ دیا جاتا تھا۔ عبدالرحمٰن میرے ساتھ ہو لئے اور میں نے اپنے ہاتھ سے ان کا سر مونڈا۔ اس کے بعد عمرو بن العاصؓ نے انہیں کوڑے مارے۔ یہ اطلاع امیرالمومنین کو بھی پہنچی اور انہوں نے امیر مصر کو لکھا:

"میرے لڑکے عبدالرحمٰن کو اونٹ کی ننگی پشت پر سوار کر کے میرے پاس بھیج دو۔"

عمرو نے یہی کیا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے انہیں (عبدالرحمٰن کو) درّے مارے اور ان کے پورے خلافت ہونے کے باعث ان کو مزید سزا دی اور پھر چھوڑ دیا۔

اس کے بعد کئی مہینے تک وہ تندرست و سالم زندہ رہے۔ کچھ عرصہ بعد ان کی قضا آگئی اور وہ مر گئے۔ لیکن عوام یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اس لڑکے کی موت فاروق اعظمؓ کے اسے سزا دینے سے واقع ہوئی ہے۔ حالانکہ اسکی موت طبعی موت تھی۔

میں (ابن جوزی) اس بات کا مخالف ہوں کہ یہ تصور بھی کیا جائے کہ عبدالرحمٰن بن عمرؓ نے شراب پی تھی۔ دراصل انہوں نے نبیذ پیا تھا۔ اور ان کا خیال تھا کہ اس میں نشہ کی صفت نہیں پیدا ہوتی۔ یہی حال ابو سروعہ کا تھا، جو اصحاب بدر میں سے ہیں (یعنی وہ اس عظیم معرکہ حق و باطل میں پیغمبر کے جاں نثاروں اور اللہ کے غازیوں میں تھے۔) جس وقت نبیذ نے ان دونوں پر نشہ طاری کر دیا تو دونوں نے چاہا کہ ان کی تطہیر اور پاکی کا انتظام کر دیا جائے اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ ان پر شرعی حد قائم کی جاتی۔ ہر چند کہ اس (نادانستہ نشہ نوری پر) ندامت ہی کافی تھی لیکن اللہ کے ان دونوں غیور بندوں نے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے نفوس کو سخت ملامت کی اور اپنے کو حد کے لئے تسلیم کیا۔

جہاں تک عمرؓ کی ضرب کا تعلق ہے وہ حد نہ تھی اس لئے کہ حد دہرائی نہیں جاتی بلکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ عبدالرحمٰن کی مزید فہمائش اور تنبیہ ہو سکے اور امت کے سامنے شرع محمدی کی عظمت کا نقش قائم ہو سکے۔

یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگوں نے اس واقعہ کو امیرالمومنین سے انتقام لینے کا ایک حربہ بنا رکھا ہے۔

کبھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ عمرؓ کے بیٹے کو بادہ نوشی کے سلسلہ میں مارا گیا۔ اور کبھی یہ ان پر زنا کا الزام لگاتے ہیں۔ پھر رقت انگیز طرز کلام سے لوگوں کو منافقانہ رلاتے ہیں۔

میں نے اپنی تصنیف "کتاب الموضوعات" میں مختلف طریقوں سے اس روایت کا ذکر کیا ہے لیکن اپنی اس کتاب کو میں نے ان روایتوں سے ملوث نہیں ہونے دیا۔

ابن عمرؓ کا ارشاد ہے:

"میرے والد کو اطلاع ملی کہ ان کے لڑکوں میں سے کسی نے اپنے بیرونی حصہ مکان یا باغیچہ پر چھت ڈلوالی ہے۔ فرمایا:

"اگر واقعی ایسا ہے تو میں اس لڑکے کے گھر میں یقیناً آگ لگا دوں گا۔"

ویسٹ اینڈ سوارپریا

کامریڈ واچ کمپنی
لکشمی بلڈنگ ایم۔ اے۔ جناح روڈ۔ کراچی فون:۔ ۲۳۱۱۱۹